Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 246
Vol 4 (2) April-June, 2018 pp.246-255.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).

ANALYSIS OF THE IMPORTANT NARATIONS OF SYYEDA AYESHA SIDDIQIAH)R.A(IN THE LIGHT OF SIHAH AL-SITTAH

سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی مرویات کے اہم مضامین کا صحاح ستہ کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

محمدحسین[1]، حافظ حامد علی اعوان[2]

ABSTRACT*- The objective of this research paper is to analyze the important narations of Syeda Ayesha Siddiqa (R.A)* in the light of Siah Al-Sittah. Hazrat Ayesha Siddiqia was the wife and most close to the Holy Prophet) PBUH(.She narated most of Ahadees from the Holy prophet regarding different important matters such as interest, adultery, drinking, rights of neighbourhood, education and training of children, principles of inheritance,,dangerous animals,mutual transactions, theft, etc.These narations are the guidline for the Muslim to follow in their practical lives to avoid malpractices. These narations have been highlighted in the context of existing social, economic, ethical and legal problems being faced by the Mulims in their day-today life. The solutions of these problems have been given in these .narations. Thus, this study is very important from social and economic aspects

.Key words: Narations, social issues, guide for Muslims,Siah Al-Sittah
Type of paper: Original Research paper
Paper recieved: 06.01.2018
paper accepted: 18.02.2018
Online published: 01.04.2018

1.M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.
2.Lecturer, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan. hafizhamidali@gmail.com. Cell # +923006387854.

تعارف:

یوں تو سبھی صحابہ کرام لائقِ احترام اور قابلِ عزت ہیں لیکن سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی انفرادیت یہ ہے کہ آپؓ نے ازواجِ مطہرات میں رسول اللہﷺ کی سب سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں جن کے ذریعے رسول اللہﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے حالات و واقعات ہم تک پہنچتے ہیں اور ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں پر ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔

مقالہ ہٰذا میں سیدہ عائشہؓ کے درج ذیل خاص مضامینِ سیرت بیان کئے گئے ہیں جن سے عصرِ حاضر میں راہنمائی کی کئی صورتیں اخذ کی جا سکتی ہیں۔ ان مرویات سے درج ذیل معاملات میں رہنمائی اخذ کی گئی ہے:

سود کے متعق، قتل کے متعلق، شراب کے متعلق، اخلاقیات کے بارے میں ، علاجِ امراض کے سلسلہ میں طبِ نبوی، پڑوسیوں کے حقوق، معاشرتی برائیوں سے اجتناب کے بارے میں، حشرات الارض کے بارے میں ہدایات۔ مزید یہ کہ اعتکاف کے بارے میں ، ذخیر اندووزی کے متعلق، فضول رسم و رواج کے بارے میں، سوکنوں کے درمیان اتفاق ے بارے میں شوہر اور بیوی کے مابین معاملات اور غسل وغیرہ کے بارے میں۔

مضمون ہٰذا میں نبیﷺ کی سماجی زندگی سے اخذہونے والی رہنمائی کی صورتوں کا مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

۱۔ اسلام میں جہاں انسانیت کی بقاء کا تحفظ موجودہے وہاں حشرات الارض کو بھی تحفظ دیتاہے ۔ایسے حشرات الارض جو انسانی زندگی کی بقاء کو خطرہ لاحق کر دیں ان کو مارنے کے بارے میں بھی راہنمائی ہمیں حدیث مذکورسے ملتی ہے ۔حضر ت عا ئشہؓ سے مروی ہے:

ان رسولﷺ نہی عن قتل حیات البیوت الابتر وذالطفیتین فانھما یختطفان او قال بطمسان الابصار و یطرحانِ الحمل من بطون النساء و من ترکھما فلیس منا۔(۱)

(نبی ﷺ گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سےمنع فرمایا ہے ، سوائے جو دم کٹے ہوں یادو دھاری ہوں کیونکہ ایسےسانپ بینا ئی کو زائل کر دیتےہیں اور عورتوں کے پیٹ سے حمل ضائع کر دیتے ہیں اور جو شخص ان سانپوں کوچھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔)

اس حدیث مبارکہ سے درج ذیل باتوں کا پتہ چلتا ہے:

الف۔ عصر حاضر میں بہت سے خطرناک حشرات الارض موجود ہیں ۔ جو انسانی زندگی کے لیے خطرہ کا موجب ہیں ۔

ب۔ عصر حاضر میں ایسے حشرات الارض جو انسانی زندگی کے لیے خطرہ کا باعث نہ ہو ان کے تحفظ کے با رے میں راہنمائی ہمیں حدیث مذکو رسے ملتی ہے۔

۲۔ آ ج کے دور میں امت مسلمہ اغیار کی تقلید کی وجہ سے بہت سے مسائل کا شکار ہے۔ جبکہ اسلام نے ہر دور میں اپنی واضح انفرادیت قائم رکھی ہے غیر مسلموں کی تقلید سے امت کو دور رکھا ۔سیدہ عا ئشہؓ سے مروی ہے :

کان یوم عاشوراء یوم الصبورہ قریش فی الجاھلیہ وکان قا لت رسولﷺ بصومہ فلما قدم المدینہ صامہ وامر بعیامہ فلما نزلت فریضۃ شھر رمضان کان رمضان ھوالذٰی بصومہ و ترک یوم عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاءانظرۃ۔(۲)

(دور جاہلیت میں قریش کے لوگ دس محرم کا روزہ رکھتے تھے نبی اکر م بھی یہ روزہ رکھتےتھے مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد بھی نبی اکرم یہ روزہ رکھتے تھے نبیؐ یہ روزہ رکھتے تھے اور صحابہؓ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیتے رہے پھر جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو نبی

ﷺ ماہ رمضان کے ہی روزے رکھنے لگے اور عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا اب جو چاہے رکھ لے اور جو چا ہے نہ رکھے ۔)

عصرحاضر میں ماہ رمضان کے روزوں کی اہمیت کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ با لخصوص نوجوان طبقہ اس ماہ مقدس کے احترام سے عاری ہے اور روزوں کا اہتمام وانصرام کرنے میں تساہل برتتے ہیں ۔ حضور ﷺکی احادیث مبارکہ سے روزوں کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے ۔

۳۔ عصر حاضر میں بچوں پر شفقت کا پہلو بہت کم نظر آتا ہے۔

آج کے دور میں بچوں کو تعلیم کی بجائے ان کو مشقت پر لگا دیا جاتا ہے ۔جس سے بچوں کی عز ت نفس مجروح ہوتی ہے۔ اور معاشرہ کا با وقار شہری بننے میں رکاوٹ ہو تی ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے :

کان رسول ﷺ یوتی بالصبیان فیدعولھم وانیہ اتی یعبیہ قال علیہ رسولﷺ الماءصبا۔(۳)

(نبیﷺ کی خدمت میں لوگ بچوں کو لایا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک بچے کو لایا گیا اس بچے نے نبی ؐپر پیشاب کر دیا نبی ﷺنے فرمایا اس پر پانی بہا دو۔)

اسلام نے جہاں زندگی کے مختلف پہلو ؤں با رے میں ہماری راہنمائی کی ہے وہاں بچوں پر شفقت کے بارے میں خصو صی تاکید کی گئی ہے ۔جیسا کہ حدیث مذ کورہ سے پتہ چلتا۔

۴۔ آج کے دور میں شراب نوشی کا بڑھتا ہو ارجحان خاص طور نوجوان نسل کے لیے زہر قاتل ہے ۔جس سے معاشرہ میں جرائم کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور نوجوان نسل کمزوری کا شکار ہے۔حضرت عائشہ سے مروی ہے :

نزلت الایات من آخرا بقرۃ فی الربا خرج رسولﷺ الی المسجد و حرم التجارہ فی الخمر۔(۴)

(جب سورۃ بقرہ کی آ خری آ یات جو سود کے متعلق ہیں ،، نازل ہوئیں تو نبی ؐ مسجد کی طرف روانہ ہوئے اورشراب کی تجارت کو بھی حرام قرار دے دیا ۔)

شراب کا بڑ ھتا ہو ا کا روبا رقومو ں کی زند گیو ں کے لیے تباہی کا باعث ہے ۔علاوہ ازیں مذکورہ حدیثِ مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سودایک لعنت ہے ، اور حلت و حرمت کا خیال کیے بغیر شراب کا استعمال فخریہ طورپر سود کا استعمال حلال وغیرہ کیے بغیر کرنا نہایت گھناؤنا فعل ہے جو آج کے معاشرہ میں نفوذپذیر ہو گیا ہے۔جس سے سوسائٹی گھنا ؤ نے جرائم کی آماجگاہ بن گئی ہے ۔شراب اور سود کی ممانعت بارے ہمیں رہنمائی حدیث مذکورہ سے ملتی ہے۔

۵۔ عصرحاضر اخلاقیات کا فقدان بہت سے معاشرتی مسائل کو جنم دینے میں اہم کردارادا کررہے۔ خونی رشتوں میں کمزوریاں پیدا کرر ہا ہے ۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے :

رسول اللہﷺان من اکمل المومنین ایمانااحسنھم خلقاوالطفھم باھلہ۔(۵)

(نبی ؐنے فرمایا کامل ترین ایمان والا وہ آدمی ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ ہوں اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہو)

اخلاقیات کی زبوں حالی کی وجہ سے معاشرہ میں لڑائی جھگڑ وں کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور خطر ناک گھناؤنے جرائم بھی بڑ ھ رہے ہیں آج کے دور میں اخلاقی گراوٹ کی وجہ ازواجی تعلقات بھی متاثر ہو رہے ہیں ۔ جس کی بڑی وجہ اخلاقیات کی تعلیم وتربیت کا نہ ہو نا ہے ۔

۶۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے :

کان فراش النبیﷺ من اَدَمٍ و حشوہ لیفٌ۔(۶)

(نبی ؐ کابستر جس پر آپ ﷺ رات کو سوتے تھے چمڑے کا تھا اور اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔)

آج کے دورمیں سادہ طرززندگی کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے اورمغربی طرززندگی کی تائید کرتے ہو ئے نمودونمائش اور عیش و عشرت کی زندگی ترجیح دی جارہی ہے جب مذکورہ بالا حدیث میں نمودونمائش کی سختی سے تریدکرتی ہے اور سادہ طرززندگی اپنانے کا درس دیتی ہے ۔

۷۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے نبیﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست۔(۷)

(تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے البتہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے ۔)

موجودہ زمانے میں انسان بہت سی بیماریوں کا شکار ہے ۔ان بیماریوں سے بچنے کے لیے انسان مہنگی ترین ادویات کا استعمال کررہاہےجس کے انسانی صحت پر خطرناک اثرات پڑ رہے ہیں۔

۸۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے نبیﷺ نے ارشاد فرمایا:

مازال جبریلؑ یو صینی بالجار حتی ظننت اللہ سبورۃ۔(۸)

(حضرت جبرائیل مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اسے وارث قر ار دے دیں گے۔)

عصر حاضر میں پڑوسیوں کے حقوق کو بری طرح نظرانداز کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں اتحادویگانگت کا جذبہ مفقو د ہو رہا ہے ۔جبکہ اسلام جہاں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بہترین تعلقا ت قائم کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں اپنے پڑوسیوں کے مشفقانہ رویے اختیار کرنے کہ بھرپور تلقین کر تا ہے ۔حدیث مذکورہ سے ہمیں اس سلسلے میں رہنمائی ملتی ہے۔

۹۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے نبیﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابغض الرجال الا لدالخصم۔ (۹)

(سب سے زیادہ مبغو ض آدمی وہ ہے جو نہایت جھگڑالو ہو۔)

۱۰۔ ابو سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس زمین کا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے ان سے فرمایا:

یا ابا سلمہ اجتنیب الارض فان رسو ل اللہ ﷺ قا ل منظلم مید شھر من الارض طوقہ یوم الیامۃ من سبع ارضین۔(۱۰)

(اے ابو سلمہ زمین چھوڑ دو کیو نکہ نبیﷺ نے فرمایا ہے جو شخص ایک بالشت بھر زمین کبھی کسی سے ظلماً لیتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے گلے میں سات زمینوں کا وہ حصہ طوق بنا کرڈالے گا ۔)

عصرحاضر میں دین کی دوری اور جہالت کئی وجہ سے انسانی معاشرہ لڑائی جھگڑ وں کی آماجگاہ بن چکا ہے ،جس کی وجہ سے معاشرتی برائیوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے معاشرہ کا امن وسکون غارت ہو چکا ہے ۔اسلام نے ایسے افراد کو نا پسندید ہ قرار دیا ہےمذکو رہ بالا حدیث سے ہمیں اس بارے میں راہنمائی ملتی ہے ۔

عصرحاضر میں زمین پر ناجا ئزقابض ہو نے کے واقعات ردنما ہوتے رہتے ہیں اس کے نتیجے میں ایک دوسرے کے قتل سے بھی گریز نہیں کیا جاتا ۔ زمین و جا ئیدا دکے کیسزکو عدالتو ں میں سالہا سال لٹکادیا جاتا ہے۔اسلام زمینوں پر نا جائز قبضے کے حوالے سے سخت عید سنائی ہے جو کہ معاشرہ کی اصلاح کا باعث ہے حدیث مذکور سے پتہ چلتا ہے۔

۱۱۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

الحکا اخبرلہ الحکا سالت نبیﷺعن الطاعون ما خیر لکا نبیﷺانہ کان عذابا یبعثہ اللہ عزوجل علی من الیثاءفجعلی واللہ عزوجل رحمۃللمومنین فلیس من عبدبقع الطاعون فیہ فیملث فی بلدہ صابر محتسبا یعلم انہ لہ یصبہ الا ما کتب اللہ عزوجل الا کان لہ مثل اجر شھید۔(۱۱)

(ایک مرتبہ انہو ں نے نبی ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت فرمایا تو نبی ؐ نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب تھا جوا للہ جس پر چاہتا تھا بھیج دیتا تھا لیکن اس امت کے مسلمانوں پر اللہ نے اسے رحمت بنا دیا ہے اب جو شخص طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو اور اس شہر میں ثواب کی نیت سے صبر کرتے ہوئے رکارہے اور یقن رکھتا ہو کہ اسے صرف وہی مصیبت آسکتی ہے جو اللہ تعالی نےا س کے لیے لکھ دی ہے تو اسےشہید کے برابر ثواب ملے گا۔)

عصرحاضر میں انسان میں نا شکری کا عنصرغالب نظر آتا ہے ،معمولی تکلیف اور بیماری آنے پر انسان کے صبرکا پیمانہ لبریزہو جاتاہے ۔جبکہ اسلام ہمیں زندگی میں پیش آمدہ تکا لیف اور بیما ریوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کا درس دیتا ہے ۔حدیث مذکورہ سے اس سلسلے میں راہنمائی ملتی ہے۔

۱۲۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

تحرو لیلۃالقدر فی الوتر من العشر ۔(۱۲)

(شب قدر کو عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو)

عصر حاضر میں انسانی عبادات کی انجام دہی کے سلسلے میں تساہل اور کاہلی کا شکار ہے، آ ج کے دور میں فرضی عبادات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات میں سستی پہلونمایاں ہے ،مذکورہ بالا حدیث ہمیں شب قدر کی اہمیت کے سلسلے میں راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

۱۳۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

فی نمرالعالیہ شفاءاوٴقال تریاقااول بکرہ علی الریق۔(۱۳)

(مقام عالیہ کی کھجوریں صبح سویرے نہار منہ کھانے میں شفا ہے)

عصر حا ضر میں انسان جسمانی کمزوری کا شکارہے اوراس ضعف کو طاقت میں بد لنے کے لئے بازاری ادویات پر انحصار کررہے ہیں جو کہ مختلف خطرناک اجزاء پر مشتمل ہو تی ہیں جن کی وجہ سے گردوں کے مسائل بڑھ رہے ہیں اسلام ہمیں سادہ خوراک استعمال کرنے کی تلقین کر تا ہے اورکمزوری پر قابو پا نے کے لیے ہمیں حدیث مذکورہ سے راہنمائی ملتی ہے۔

۱۴۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

توضو مما مست النار۔(۱۴)

(آگ پر پکی ہو ئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو ۔)

۱۵۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

خمس فواسق یقلن فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارہ والکلبالعفور والحداۃ۔(۱۵)

(پانچ چیزیں فواسق ہیں جنہیں حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے بچھو ،چوہا، چیل ،باولا کتااورکوا)

عصرحاضر میں مختلف حشرات الارض جوانسای زندگی کے لیئے خطرہ کا باعث ہیں اس بارے میں دین اسلام کے واضح احکامات موجود ہیں حرم مقدس میں جوں تک نہ مارنے کا حکم ہے لیکن خطرناک موذی جانور کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۶۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

کنت ارجل النبیﷺو ھومعتکف وکان لایدخل البیت اِلّاِلحاجۃالانسان۔(۱۶)

(نبیﷺ معتکف ہو ئے تو محض انسانی ضرورت کی وجہ سے ہی گھر میں داخل ہوتے تھے۔)

عصر حاضر میں اعتکاف کے بارے میں یہ رجحان عام پایا جا تا ہے کہ جو بھی معتکف ہو وہ مسجد سے باہر کسی صورت میں بھی نہیں جا سکتا لیکن تددیس اسلامی لوگوں کے ان نظریا ت سے مختلف اور منفر دنظر آتی ہے۔ ضروریات زندگی کے لیے مسجد سے باہر نکلنے میں کوئی قدغن نہیں ہے ۔حدیث مذکورسے اس سلسلے میں راہنمائی ملتی ہے۔

۱۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

کان اول ما بیدالیہ اذا دخل بیت السواک واخرہ اذا خرج من بیتھا الرکعتین قبل الفجر۔[۱۷]

(نبیﷺ رات کو جب اپنے گھر داخل ہوتے تھے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے اور جب گھر سے نکلتے توسب سے آخر میں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔)

عصر حا ضر میں مسواک کی اہمیت کو نظرانداز کر دیا گیا ہے،جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔گھروں کے اندر عبادات کا اہتمام بہت کم ہے،جس کی وجہ سے عبادت کا شوق پروان نہیں چڑھ رہا۔نو نہال بچوں کیت تعلیم و تربیت میں تعطل آرہا ہے۔حدیث مذکورہ سے ان مسائل بارے راہنمائی ملتی ہے۔

۱۸۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

ان جاریۃ من الانصار زوجت والھا ترضت فتحوط شہر ھا فاردو ان یصلو فسألو رسولﷺ عن الوصال فلعن الوصلیتی والمستو صلیتی۔ [۱۸]

(ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری بیٹی کی نئی نئی شادی ہوئی ہے یہ بیمار ہو گئی ہے۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ رہے ہیں کیا میں اس کے سرپر دوسرے بال لگوا سکتی ہوں انہوں نے فرمایا کہ نبی ؑنے بال لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔)

عصر حا ضرمیں انسانی بالوں کی خریدوفرخت ایک کاروبار کی شکل کر گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مصنوعی بال لگوانا ایک فیشن بن گیا ہے۔ لیکن اسلام نے اس کی سختی سے مذمت کی ہے۔اس حدیث سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے۔

۱۹۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

من عمر ارضاً لیست لاحد فھو احق بھا۔[۱۹]

(جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔)

عصر حاضر میں بے نامی زمین جن کا کوئی مالک نہ ہو ان کو آباد کر نے والا شخص اس جگہ کی ملکیت سے محروم رہ جاتا ہے۔ طاقتورقبضہ مافیا اس پر قبضہ کر لیتے ہیں،جبکہ اسلام میں اس کے بارے میں واضح تعلیمات موجود ہیں۔حدیث مذکورہ سے اس سلسلے میں راہنمائی ملتی ہے۔

۲۰۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

ان ابابکر دخل علیھا وعندھا جاریتان تغربان ھما ابو بکر فقال لی النبیﷺ دعھن فان لکل قوم عیدا۔[۲۰]

(ایک مرتبہ ابوبکرؓ ان کے ہاں آئے تو وہاں دو بچیاں دف بجا رہی تھیں ۔ابوبکرؓ نے انہیں ڈانٹا تو نبی نے ان سے فرمایا انہیں چھوڑ دو کہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔)

عصر حاضر میں شادی بیاہ اور خوشی کے تہواروں میں ڈھول،بینڈ باجا،ڈانس اور غیر شرعی کاموں کا رواج عام ہے جس کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں،کیونکہ ان میں اسراف شیطانی عمل شامل ہے۔دف کے حوالے گنجائش ملتی ہے۔اس سلسلے میں ہمیں راہنمائی حدیث سے ملتی ہے۔

۲۱۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ۔[۲۱]

(ہم وراثت میں کچھ نہیں چھوڑتے ، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔)

نبی ﷺنے فرمایا ہم وراثت میں کچھ نہیں چھوڑتے ۔

۲۲۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

ان رسول اللہﷺ رأی نخامۃ فی جدارا لمسجد یصاقا اونحاظا او لخامۃ معلمہ۔ (۲۲)

(نبی علیہ السلام نے مسجد میں تھوک دیکھا تو اسے مٹی سے مل دیا۔)

عصرحاضر میں مسجد وں میں صفائی کے پہلو کو نظر انداز کیاجاتا ہے ، جبکہ اسلامی تعلیمات ہمیں مسجد کی صفائی کے حوالے سے راہنمائی فراہم کرتی ہے ۔مذکورہ حدیث سے نبی ﷺ کے عمل کے ذریعے ہمیں راہنمائی ملتی ہیں۔

۲۳۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

لا یقبل اللہ صلاۃ الحائض الا بخمار۔ (۲۳)

(کوئی بالغ لڑکی دوپٹے کے بغیر نماز نہ پڑھے کہ وہ قبول نہیں ہوتی)

عصر حاضر میں نوجوان نسل مغربی تہذیب کے زیراثر ہیں جس کی وجہ سے پردہ کے مسائل پیدا ہورہے ہیں اس نے پردہ کے حوالے سے واضح تعلیمات دی ہیں ۔حدیث مذکورہ سے راہنمائی ملتی ہیں۔

۲۴۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

امرنا رسول اللہﷺ من کل خمسین شاۃ شاۃ۔ (۲۴)

(نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہر پانچ میں سے ایک بکری قربان کر دیں۔)

عصر حاضر میں بچے کی پیدائش پرخوشی کا اظہارکیا جاتا ہے جبکہ بچی کی پیدائش پر نا پسند یدگی کا اظہار کیا جاتا ہے ۔بچے کی پیدائش پر غیر اسلامی روایات کو اپنا یا جاتا ہے جو کہ اسراف کے زمرے میں آتی ہیں جبکہ اسلام میں بچہ اور بچی کی پیدائش پر عقیقہ ادا کرنے کا درس دیا جاتا ہے ۔مذکورہ حدیث سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے ۔

۲۵۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

کانت امراۃ مخزومیہ تسعیر المتاع و تجحرۃ فامر النبیﷺ بقطع یدھا فاتی اھلھا اسامہ بن زید فکلموۃ فکلم اسامہ النبیﷺ فقال الی النبی ﷺ یا اسامہ لا اراک تکلمنی فی حد من حدود اللہ عزوجل ثم قام النبیﷺ خطیئا فقال الماھلک من کان قبلکم بانہ اذاد سرق فیھم الشریف ترکوہ و از سرق فیھم الضعیف قطعوۃ والذی نفسی بیدہ لو کانت فاطمہ بنت محمد لقطعت یدھا یدا لمخزومیہ۔ (۲۵)

(نبی ﷺ مخزوم کی ایک عورت تھی جو لوگوں سے چیزیں عاریتاً مانگتی تھی اور پھر بعد میں مکر جاتی تھی نبی ﷺنے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا اس کے گھر والے حضرت اسامہ بن زید کے پاس آئے اور اس سلسلے میں ان سے بات چیت کی انہوں نے نبیﷺ سے بات کی تو نبیﷺ نے فرمایا اسامہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم مجھ سے اللہ کی حدود کے بارے میں بات کر رہے ہو پھر نبی ؐ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں کوئی معزز چوری کرتا تو لوگ اسے چھوڑ دیتے تھے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کر لیتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا پھر نبی ﷺ نے اس مخزومیہ عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔)

عصر حاضر میں انصاف حصو ل نا ممکن ہو چکا ہے ۔ موجودہ دور میں جنگل کا قانون رائج ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مترادف ہے جبکہ معاشرہ کا امن وسکوں کا رازعدل وانصاف مہیاکرنے میں مضمر ہے ۔اسلام یکساں عدل وانصاف کے تقاضو ں کو پورا کرنے پر زوردیتا ہے ۔حدیث مذکورہ سے راہنما ئی ملتی ہیں ۔

۲۶۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا :

ان لی جارین فانی ایهما اهدی قالا افرابهما مسک باباً۔(٢٦)

(اگر میرے دو پڑوسی ہوں تو ہدیہ کسے بھیجوں ؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کو جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔)

موجودہ دور میں پڑوسیوں کے حقوق کو نظر انداز کیا جاتا ہے جبکہ اسلامی تعلیمات میں سب سے زیادہ ہدیہ کا حق دار قریبی پڑوسی ہے۔حدیث مذکورہ سے اس سلسلے میں راہنمائی ملتی ہے۔

٢٧۔ حضرت عائشہ سے پوچھا گیا:

قلت الی اصحاب رسول اللہ ﷺ کان احب الیہ قالت ابو بکر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو عبیدہ بن الجراح قال یزید قلت ثم من قال فسلت۔(٢٧)

(نبی ﷺکو اپنے صحابہ میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ میں نے پوچھا اس کے بعد انہوں نے فرمایا حضرت عمرؓ ، میں نے پوچھا اس کے بعد انہوں نے فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح میں نے پوچھا اس کے بعد تو وہ خاموش رہیں۔)

عصر حاضر میں کم علم لو گ صحابہ کرامؓ کی ذات میں افراط وتفریط پیدا کرنے کی کو شش کرتے ہیں ۔جبکہ اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں مذکورہ حدیث سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے۔

٢٨۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

بینما ھی عندھا دخل علیھا بجاریۃ و علیھا جلاجل یصوتن فقالت: لا تدخلنھا علی الا ان تقطعو جلاجلھا. وقالت: سمعت رسول اللہﷺ یقول: لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جر س۔(٢٨)

(ان کے یہاں ایک بچی آئی جس کے پاؤں میں گھونگھرو تھے او ان کے بجنے کی آواز آ رہی تھی حضرت عائشہؓ نے فرمایا میرے پاس اس بچی کو نہ لاؤ، الایہ کہ کہ اس کے گھنگھرو اتار دو۔ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹیاں ہوں۔)

عصرحاضر میں انسان بہت سی خراخات اور توہم پرستی کا شکار ہو رہا ہے ۔ عورت نے نمود ونمائش کے روپ میں بہت سی غیر شرعی طور طر یقے اپنالیے ہیں ۔جن کی اسلام سختی سے مذمت کرتا ہے حدیث سے راہنمائی ملتی ہے ۔

٢٩۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

لا نذر فی معصیۃ و کفارتہ کفارۃ یمین۔(٢٩)

(اللہ کی نا فرمانی میں کوئی منت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔)

عصر حاضر میں بہت سی معاشرئی بڑائیاں میں مثلاًچوری، بدکاری،اولاد کو قتل کرنا ، بہتان گھڑنا اور نیکی کے کام میں نافرمانی کرنا ۔اسلام ان بڑئیوں کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔حدیث مذکورہ سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے ۔

٣٠۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے:

ان رسول اللہﷺ رخص لا ھل بیت من الانصار فی الرقیۃ من کل ذی خمسہ۔ (٣٠)

(نبی علیہ السلام نے انصار کے ایک گھرانے کو ہر ڈنک مارنے والی چیز سے جھاڑ پھونک کرنے کی اجازت دی تھی۔)

عصر حاضرمیں چیزوں کو جھاڑ پھونک کر استعمال نہیں کیا جاتا۔کھلی چیزیں رکھ دی جاتی ہیں حدیث مذکورہ اس سلسلے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

٣١۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہٖ وانّ ولدہٗ من کسبہٖ۔(۳۱)

(انسان سب سے پاکیزہ چیز کو کھاتا ہے وہ اس کی اپنی کمائی ہوتی ہے اور انسان کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔)

آج کے دو ر میں انسان دوسروں کے حقوق سلب کرتا ہے بلا خوف و خطر دوسروں کی اشیاء یا مال کو اپنا مال سمجھتا ہے۔جبکہ اس بارے تعلیمات واضح ہیں ۔مذکورہ حدیث سے راہنمائی ملتی ہے۔

۳۲۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا:

ما من میت یصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ، کلھم یشفعون لہٗ الا شفعوا فیہ۔(۳۲)

(جس مسلمان میت پر سو کے قریب مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھ لے اور اس کے حق میں سفارش کر دے، اس کے حق میں ان لوگوں کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔)

عصر حاضر میں نمازجنا زہ میں شمولیت کرنے سے پہلو تہی برتی جاتی ہے۔مذکورہ حدیث سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے۔

۳۳۔ اسود کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت عائشہ کے سامنے ذکر کیا کہ نبی ﷺ کے وصی حضرت علیؓ تھے انہوں نے فرمایا:

متی اوصی الیہ فقد کنت مسندتہ الی صدری او قالت حجری، و ماشعرت انہٗ مات فمتٰی اوصی الیہ۔(۳۳)

(نبی علیہ السلام نے کب انہیں اپنا وصی مقرر فرمایا ہے؟ میں نے نبی علیہ السلام کو اپنے سینے کا سہارا دیے دیا ہواتھا انہوں نے ایک طشت منگوایا بالاخر میری گود میں ہی ان کی روح نے پرواز کیا اور مجھے معلوم بھی نہ ہو سکا کہ آپ ﷺ کا وصال ہو چکا تو نبی علیہ السلام نے انہیں اپنا وصی کب مقرر فرما دیا؟)

موجودہ دور میں ایک غلط رواج فروغ پا رہا ہے کہ مرنے والے کے مرنے بعد غلط قسم کی باتیں گھڑلیں جاتی ہیں جس میں ان کا مفاد وابستہ ہوتا ہے۔اسلام اس سلسلے میں ہمیں وصیت لکھنے کا درس دیتا ہے۔جیسا کہ حدیث مذکورہ سے راہنمائی ملتی ہے۔

دورِ جدید میں اگر ہم سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی مرویات سے اخذ ہونے والی مذکورہ بالا نکات سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ان پر ان کی روح کے مطابق عمل کریں تو یقینی طور پر اس کے سماج اور پورے معاشرے پر نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہو سکتے ہیں اور اس طرح ہم ایک مثالی اسلامی فلاحی معاشرے کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح(الریاض،دارالسلام للنشر والتوزیع ، ۱۴۲۱ھ)ص:۹۹۱، رقم الحدیث: ۲۲۳۲۔

۲۔ ایضاً، ص:۳۶۲، رقم الحدیث:۲۶۶۹۔

۳۔ ایضاً:ص:۱۳۳، رقم الحدیث: ۲۸۶۔

۴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح(الریاض ،دارالسلام للنشر والتوزیع ، ۱۴۱۹ھ) ص: ۷۹، رقم الحدیث: ۴۵۹۔

۵۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع (الریاض ،دارالسلام للنشر والتوزیع ، ۱۴۲۰ھ) ص: ۵۹۳، رقم الحدیث: ۲۶۱۲۔

۶۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۱۱۲۱، رقم الحدیث: ۶۳۵۶۔

۷۔ ترمذی، الجامع ، ص:۴۷۷، رقم الحدیث: ۲۰۷۴۔

۸۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۱۰۷۷، رقم الحدیث:۶۱۷۹۔

٩. ایضاً، ص: ١٠٥٢، رقم الحدیث: ٦٠١٣۔
١٠. ایضاً، ص: ٣٩٦،رقم الحدیث: ٢٣٥٧۔
١١. ایضاً،ص: ٣٩٥، رقم الحدیث: ٢٣٥٣۔
١٢. ایضاً، ص:٥٨٦، رقم الحدیث:٣٣٧٣۔
١٣. ایضاً، ص: ٢٣٧ ، رقم الحدیث:١٥٢٠۔
١٤. ایضاً، ص: ٣٢٣ ، رقم الحدیث:٢٠١٧۔
١٥. مسلم،الجامع الصحیح، ص: ٩١٣، رقم الحدیث:٢٠٣٨۔
١٦. ایضاً، ص:١٥٣ ، رقم الحدیث:٣٥٣۔
١٧. ایضاً، ص:٣٩٧ ، رقم الحدیث:١١٩٨۔
١٨. ایضاً، ص: ١٣٧ ، رقم الحدیث:٢٩٧۔
١٩. ایضاً، ص: ١٠٨، رقم الحدیث:٢٠٣۔
٢٠. بخاری، الجامع الصحیح، ص: ١٠٣١، رقم الحدیث: ٥٩٣٣۔
٢١. ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن (الریاض ،دارالسلام للنشر والتوزیع ، ١٣٣٠ھ) ص:٣٣٧، رقم الحدیث: ٢٣٧٩۔
٢٢. بخاری، الجامع الصحیح، ص: ٣٧٥ ، رقم الحدیث: ٢٣٣٥۔
٢٣. ایضاً ، ص: ٥٩٣ ، رقم الحدیث: ٣٥٢٩ ۔
٢٤. مسلم ، الجامع الصحیح ،ص: ١٢٦ ، رقم الحدیث: ٢٦٨ ۔
٢٥. ایضاً، ص: ٧٧٩ ، رقم الحدیث: ٣٥٧٧۔
٢٦. بخاری، الجامع الصحیح، ص: ٧٢، رقم الحدیث: ٣٠٨۔
٢٧. ابن ماجہ ، السنن، ص: ١١٣، رقم الحدیث:٦٥٥۔
٢٨. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن(الریاض ،دارالسلام للنشر والتوزیع ، ١٣٣٠ھ)ص:٥٧٦، رقم الحدیث: ٢٨٣٣۔
٢٩. بخاری، الجامع الصحیح، ص: ٥٨٦، رقم الحدیث:٣٣٧٥۔
٣٠. ترمذی، الجامع ، ص: ٦٣١، رقم الحدیث:٢٨٠٣۔
٣١. بخاری، الجامع الصحیح، ص: ٣٢٠، رقم الحدیث:٢٥٩٥۔
٣٢. ابن ماجہ، السنن، ص:٢٠، رقم الحدیث:١٠٢۔
٣٣. ایضاً، ص:٦٢٨، رقم الحدیث:٣٣٣٦۔